(EDITORIAL) اداریہ

یادو یادگار حسینی کی اثر آفریں بنیاد

یادو یادگار حسینی کی سدا تازہ اور توانا روانی اور اس کی کثیر جہاتی، آفاقی اور انفرادی حیثیت کے حوالہ سے گذشتہ کئی شماروں میں کچھ نہ کچھ گذارش کی گئی۔ یہ سلسلہ کوئی ختم ہونے والا نہیں۔ جتنا بھی اس تعلق سے غور وفکر کیا جائے گا، اتنا ہی نئے نئے گوشے اجاگر ہوتے رہیں گے۔ یہ سب ہمیں دعوت فکر دیتے ہیں کہ دیکھا جائے کہ اس یاد کی بنیاد کیسے اور کن دوراندیش اور مضبوط ہاتھوں سے پڑی۔

ظاہر ہے، اس یاد کے پیچھے پہلا اور سب سے بڑا ہاتھ اس قادر مطلق کا ہے جس کا وعدہ ہے: 'تم میری یاد کرو، میں تمہاری یاد کو رکھوں گا' امام عالیمقامؑ کا اقدام محض اس کی یاد میں نہیں تھا بلکہ ایسے وقت میں جب اس کے نام اور اس کے اسلام کو مٹانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی گئی تھی، امامؑ نے اس کے نام کو اونچا کرنے اور اس کے اسلام کو بچانے کی خاطر اپنا اور اپنے اپنوں کا سب کچھ قربان کر دیا۔

امداد نہ کرتے جو ترس کھا کے حسینؑ
اسلام ترا ٹھوکریں کھاتا پھرتا

بات صرف اسلام کے ٹھوکریں کھانے کی نہیں تھی بلکہ اسلام کی 'جان' پر آ گئی تھی۔ ایسے میں اس کی شان عدل سے کیا توقع ہے؟ ہر دور (سازگار و ناساز) میں یاد حسینی کا اس شان سے باقی رہنا اسی کے انتظام قدرت کا نتیجہ نہیں تو اور کیا ہو سکتا ہے!!

اس غیبی انتظام قدرت کے بعد اس یاد حسینی کے ظاہری اساسی کارساز کے طور پر اگر کوئی نام لیا جا سکتا ہے تو وہ وارث حسینؑ قافلہ سالار حق وصداقت امام زین العابدینؑ اور شریکۃ الحسین جناب زینبؑ کا نام ہے (یہاں یاد حسینی کے سلسلہ میں وحدت کردار اور اشتراک عِمل کی بنا پر یہ دو نہیں، ایک نام ہے۔) انہوں نے اپنی پوری مقدس زندگی یاد حسینی کی بقا کو وقف کر دی۔ اس راہ میں انہوں نے مظلومیت کی پرکشش طاقت' گریہ اور عزا کی توانا پیغام رسانی اور دعا کی ابلاغی قوت کا بھرپور استعمال کیا۔

ان کی اثر آفرینی کا اندازہ لگانے سے دنیا (اور اس کی اکلوتی سُپر پاور) قاصر تھی۔ ہم ان یک جان ذوات مقدسہ کو ان ذرائع ابلاغ (وسائل یادو یادگاری) کا موجد سمجھتے ہیں۔

ہمارا تازہ شمارہ بھی یادو یادگار حسینی کے زیر سایہ پیش ہے۔ امید ہے اس کی زبردست پذیرائی ہوگی۔

م۔ر۔عابد